جلد ۵۳/۱۸ | ۹ صلح ۱۳۴۳ ہش ۲۳ شعبان ۱۳۸۳ھ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی تکلیف زیادہ رہی اور حرارت بھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

وقف جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لیکر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظم وقف جدید)

— تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام —

چھٹا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۹ جنوری کو صبح ۹ بجے سے شروع ہو رہا ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا چھٹا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ملک کی نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ۹ جنوری ۱۹۶۴ء کو صبح ۹ بجے کالج گراؤنڈ میں ہوگا۔

باسکٹ بال کا شوق رکھنے والے احباب سے التماس ہے کہ وہ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء کو ۸½ بجے تک تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال گراؤنڈ میں تشریف لا کر ٹورنامنٹ کی رونق کو دوبالا کریں اور معیاری کھیلوں سے لطف اندوز ہوں۔ ٹورنامنٹ ۹ تا ۱۱ جنوری جاری رہے گا۔ اور میچ روزانہ ۸ بجے صبح تا ۱۲½ بجے دوپہر اور ۲ بجے بعد دوپہر تا ۵ بجے شام تک ہوا کریں گے۔

اسلم قریشی سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے

ہر ایک جو صدق دل سے خدا کا طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا اور کمبل پوش بن پھرا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اول خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔ یہ ہمارے دشمن تو اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتے ہیں۔ بھلا ان سے آسمانی باتیں اور تائیدات روکی جا سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پرنالہ کے پانی کو تو کوئی روک بھی سکتا ہے مگر جو آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگ جاوے اس کو کون روک سکے گا۔ اور اس کے آگے کون بند لگا دیں گے؟ ہمارا تو سارا کاروبار ہی آسمانی ہے۔ پھر بھلا کسی کی کیا مجال کہ اس میں کسی قسم کا حرج یا خلل واقع کر سکے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے

"خدا تعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جدا ہونے لگتا ہے۔ مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ جانے زندگی کا بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات نصیب ہوگی یا نہیں۔ پھر میرے دل میں خیال آ جاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں۔ بیوی ہے بچے ہیں اور اور رشتہ دار ہیں۔ مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے ہم بچے تھے اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جنوری ۶۴ء

توہین

انبیاء علیہم السلام کے مخالفین جب اصولی طور پر ان کا مقابلہ نہیں کر پاتے تو وہ ان کی ذات پر حملہ کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین اسلام ہمیشہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ وہ آپ کے کردار پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے تھے پھر بھی وہ آپ کو ساحر شاعر اور انعوذ باللہ مجنون کہتے تھے۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ عوام ان سے نفور ہو جائیں الغرض یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو اہل باطل اہل حق کے خلاف استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔

یہی طریقہ ہے جو عیسائی پادریوں نے اور ان کے تتبع میں آریوں نے اسلام کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ چونکہ اصولی بحثوں میں وہ اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں عیسائیوں نے ایک کتاب "اشاعت مسیحی" کے نام سے شائع کی ہے جس میں سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہم اصولاً اس بات کے حامی ہیں کہ پاکستان میں ہر شخص کو اپنے مذہب کی تائید میں ہی نہیں بلکہ دوسرے دینوں پر جائز تنقید کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر شخص کو دوسرے مذاہب کے پیشوا پر کیچڑ اچھالنے اور ان کی توہین کی اجازت ہو۔ یہ امر اخلاقی اور دینی لحاظ سے نہایت مکروہ ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ اسلئے بھی نہایت برا کام ہے کہ اگر ہم دوسروں کے پیشواؤں کو برا بھلا کہیں گے تو یقیناً ان کی دل آزاری ہوگی اور یہ باعث فساد فی الارض ہو سکتا ہے۔ اس لئے حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی کو اس کی اجازت نہ دے کہ پیشوایان مذاہب کے بارے میں توہین آمیز باتیں کہی جائیں۔

جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی توہین آمیز کلمہ نہیں سن سکتے اس سے بھی کہیں زیادہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے متعلق مسلمانوں کے جذبات نازک ہیں۔ ایک مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے متعلق کوئی کلمہ جو آپ کی توہین پر مشتمل ہو سن نہیں سکتا۔ برصغیر ہند میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جب کبھی کسی منہ پھٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ کیا مسلمانوں نے اپنی جان کو بھی خطرے میں ڈالنے سے پرہیز نہیں کیا اور ہماری دانست میں مسلمانوں کی یہ غیرت ایسی ہے جس سے دوسروں کو بھی سبق سیکھنا چاہیئے اگرچہ ہم فساد فی الارض کے سخت مخالف ہیں خواہ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں تاہم جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے کھیلنا چاہتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ وہ ایسا کرنے سے کتنا خطرہ کا سودا کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہبی پیشوا کی ذات اس سے بہت بالا ہے کہ اس کی توہین برداشت کی جائے۔ ایک مسلمان صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے متعلق ہی ایسے نازک جذبات نہیں رکھتا بلکہ وہ کسی فرستادۂ حق کی ذات کے متعلق کسی قسم کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ عیسائی جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصنوعی تصویر بناتے ہیں۔ ہم مسلمان اسکو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین خیال کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ عیسائی اس جعلسازی کو پسند کرتے ہیں ہم اس میں دخل اندازی کرنا نہیں چاہتے۔ مگر عیسائیوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ کتنی بداخلاقی ہے کہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کو
"بعد از خدا بزرگ توئی"
مانتا ہو اور رات دن اس پر درود بھیجنے کو ذریعہ نجات سمجھتا ہو اور پاکستان کے رہنے والے عیسائی ایسی کتابیں تصنیف کریں جن میں آپ کی توہین کی گئی ہو۔ جائز اور اصولی تنقید سے ہم کسی کو نہیں روکتے۔ مگر بحیثیت ایک مسلمان کے ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین کا شائبہ بھی برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہم عیسائیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت فوراً روک دیں اور تمام جلدیں نذر آتش کر دیں۔ بطور ایک مسلمان کے ہم سے بڑھ کر آزادی ضمیر کا کوئی حامی نہیں ہے لیکن آزادی ضمیر کے ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ کسی پیشوائے مذہب کی توہین کی جائے یہ ہمارے دین کا اولین اصول ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا یہ اصول ایسا ہے کہ دنیا کے امن و امان کی بنیاد اسی پر قائم ہوتی ہے۔ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرو خواہ وہ مذہب کتنا بھی باطل ہو۔ اسلام تو اس سے بھی آگے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو حالانکہ اسلام دنیا سے شرک کو نیست و نابود کرنے کے لئے آیا ہے۔

بے شک قرآن کریم موجودہ عیسائیت کی سخت اصولی تردید کرتا ہے لیکن وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا ایک فرستادہ بیان کرتا ہے۔ اور اس کے متعلق یہاں تک احتیاط کرتا ہے کہ عیسائیوں کا آپ کو نعوذ باللہ خدا تعالےٰ یا خدا کا بیٹا بنانا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کے منافی سمجھتا ہے۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کبھی بھی اللہ تعالےٰ کا شریک بننے کو برداشت نہ کرتے کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے سچے پرستار تھے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے ساتھ ذرا سا بھی شرک کا شائبہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

عیسائی قرآن مجید کو خدا تعالےٰ کا کلام نہیں مانتے تو نہ مانیں اسے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہی مانیں۔ مگر دیکھیں کہ اگر یہ آپ کا کلام ہے تو اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کتنا زبردست دفاع کیا گیا ہے۔ یہودیوں نے آپ پر اور آپ کی والدہ حضرت مریم صدیقہ پر جو اتہام لگائے ہیں ان کی کتنی پُرزور تردید کی ہے جس انسان نے عیسائیت پر یہ احسان کیا ہے اس کی توہین کس طرح گوارا ہو سکتی ہے افسوس۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم شمشیر علی صاحب ریٹائرڈ پٹواری بقضاء الٰہی مورخہ ۳/۱/۶۴ بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ان کے درجات بلند فرماوے اور جنت الفردوس میں اپنی رحمت کے سائے کے نیچے رکھے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ظریف احمد خان
آپریشن روم اسسٹنٹ
فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایک ہے

راہی جدا جدا سہی منزل تو ایک ہے
دریا کو موج موج سے ساحل تو ایک ہے

نیرنگیٔ فلک سے پریشاں نہیں ہوں میں
جلوے ہیں بیشمار مرا دل تو ایک ہے

شمعیں ہیں نور نور پتنگے ہیں راکھ راکھ
ہے فرق سوز سوز میں محفل تو ایک ہے

ہر دور نے کہا کہ خدا بولتا نہیں
لاکھوں ہوں دور پر وہی باطل تو ایک ہے

تنویر امتیاز بہار و خزاں نہ کر
گل بن گیا کہ خار مگر گل تو ایک ہے

آئینہ حق و صداقت

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام دنیا سے اٹھ چکا تھا مسلمان خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل تھے مگر محض رسمی طور پر وہ بھی اس لئے کہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے ورنہ انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کاملہ پر یقین حاصل نہ تھا۔ وہ ایک ایسے خدا کے قائل تھے۔ جو دنیا کو پیدا کر کے ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا ہو۔ جسے دنیا کا نظام چلانے اور دنیا کے کاروبار میں کوئی دخل نہ رہا ہو۔ جو اپنی قدرت کاملہ سے عاری ہو چکا ہو۔ اور جو گونگا اور بہرہ ہو جو نہ تو اپنے بندوں کی بات سن سکتا ہو۔ اور نہ ان سے بات کر سکتا ہو نہ انہیں کچھ دے سکتا ہو اور نہ ان سے کچھ چھین سکتا ہو۔ وہ لوگ خدا کی بجائے مردہ انسانوں کے سامنے جھکتے اور خدا سے رب کچھ مانگنے کی بجائے وہ مردوں سے مانگتے۔ وہ خدا کی بجائے اپنی کوششوں پر زیادہ اعتماد رکھا رکھتے۔ الغرض اس زمانہ میں وہ قادر و توانا خدا جو مجمع جمیع الصفات ہے اس کا تصور بھی وہ نہ کر سکتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے دلوں میں ایک زندہ خدا پر زندہ یقین پیدا کر دیا۔ ایسے خدا پر جو قادر و توانا ہے۔ جو مجمع جمیع الصفات ہے جو سنتا ہے اور جو بولتا ہے اور جو ہر بات پر قادر ہے اور جسے جو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے جو چاہتا ہے چھینتا ہے جو نظام کائنات پر حاوی ہے جو اپنے ماننے والوں کی نصرت فرماتا اور ان کی تائید میں زمین و آسمان کو حرکت میں لے آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ نشانوں کے ذریعہ زندہ خدا پر زندہ یقین پیدا کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے ماننے والوں میں سے ہر شخص نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی جلوہ گری کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دل سے محسوس کیا۔

پس اس زمانہ میں ہم نے کھوئے ہوئے خدا کو پایا ہے تو محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اور یہ حضور علیہ السلام کا ہم پر بے حد احسان ہے جو اوہام باطلہ سے نجات دے کر آپ نے ہم عاجز بندوں کا خدا سے دوبارہ زندہ تعلق پیدا کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمان کہلانے والے ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے تو تھے مگر حضور کے کمالات روحانی حضور کے علو مرتبت حضور کی عظمت و شوکت اور حقیقی قدرشناسی سے وہ لوگ بے بہرہ تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا تصور، کالی زلفوں والے اور کالی کملی والے سے آگے بڑھ نہ پاتا۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مظہر کامل تھے۔ اور خدا کی جو معرفت آپ نے پائی وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوئی تھی چنانچہ آپ کے روحانی کمالات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا وہ عطایا اور نعماء جو آپ کو دیئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپ میں جمع تھے آپ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں جس کی زمین و آسمان پر تعریف ہوتی ہے .... ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے۔ اور یہ فخر اور فضل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۳ و ۸۴)

اور آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر نے خدا کے فضل سے وہ کام کیا جسے تمام انبیاء مل کر بھی سرانجام نہ دے سکتے تھے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کام بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی ..... نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے۔ اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے ..... میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا۔ جو ہمارے نبی کریم کو ملا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

پس اس زمانہ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی کمالات کا ہمیں علم ہوا ہے۔ تو محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کا ہمیں حقیقی احساس ہوا ہے تو محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمان کہلانے والے قرآن کریم کو مہجور قرار دے چکے تھے۔ قرآن مجید محض اک پر جھوٹی قسمیں کھانے کے لئے رہ گیا تھا ورنہ عملاً اسلام کے نام لیوا اسے ناقابل عمل قرار دے چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ قرآن مجید زندہ خدا کی طرف سے ایک زندہ شریعت ہے جو قیامت تک کے لئے قائم ہے۔ قرآن مجید ایک مستقل اور ابدی شریعت ہے۔ جو ہر زمانہ اور ہر دور میں مسلمانوں کی دینی اور دنیوی مشکلات میں ان کے لئے مشعل راہ اور ان کی کامیابی کا ضامن ہے۔ قرآن مجید ایک کامل شریعت ہے کیونکہ جس نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ نازل ہوا وہ خود کامل نبی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کلام الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے۔ جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کا تھا۔ جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلےٰ مقام پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے۔ اور آپ انتہائی نقطہ پر پہونچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا۔ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے۔ اسی طرح اعجاز کلام کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں [illegible] کے اعتبار سے آپ کی کتاب [illegible] انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

یہی وجہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم آج بھی ایک زندہ تعلیم ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ایک راستباز انسان آج بھی اسی طرح خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔ جس طرح آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل اس پر عمل پیرا ہو کر خدا کو پا لیتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

قمر الانبیاء فنڈ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت ان کے اہل و عیال کی نگہداشت۔ طالب علموں، غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔

حضرت موصوف کے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہوں گی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہوں گی:۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاء کو مرغوب تھے۔ افسر صاحب خزانہ کے نام رقم بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

"آپ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ایسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنے والا یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔

ہم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچّی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اسلئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸)

پس یہ کھویا ہوا اسلام کھویا ہوا خدا کھویا ہوا رسولؐ اور کھویا ہوا قرآن ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اور حضورؑ کی برکت سے اس زمانہ میں دوبارہ پایا ہے جبکہ اسلام دنیا سے مٹ چکا تھا دنیا خدا کو بھول چکی تھی اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت اور کمالات روحانی سے بے بہرہ ہو کر قرآن مجید کی عظمت کو فراموش کر چکی تھی۔ یہ حضور علیہ السلام کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اس زمانہ میں ہم ناچیز بندوں کا زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کر دیا اس طرح کہ خدا کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک زندہ خدا کے زندہ نشان دیکھ کر اس امر پر گواہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے برکات اور ثمرات کے نمونے اب بھی موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک موجود رہیں گے حضور علیہ السلام کے اس احسان عظیم کا اعتراف نہ کرنا ناشکر گزاری ہو گی۔ پس جب ہم اسلام کے زندہ۔ اللہ تعالےٰ کے زندہ خدا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی اور قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے کا ذکر کریں تو ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اور حضورؑ کی احسانمندی کا اعتراف بھی ضرور کرنا چاہیئے جن کے ذریعہ سے ہمیں اس زمانہ میں پھر یہ گمشدہ دولت مل گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے بغیر ہم ان برکاتِ سماوی اور فیوض روحانی کو پا ہی نہ سکتے تھے جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہیں اور جن سے عالم اسلامی اس وقت یکسر محروم ہے۔

یہ چند سطور محض اس لئے پیش خدمت ہیں کہ ہمارے بعض مقرر مصنف مضمون نگار اور خطیب اصحاب اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اسلام کی عظمت و شوکت سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات روحانی اور قرآن مجید کے فضائل بیان کرتے ہوئے بعض اوقات حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر کو نظر انداز کر جاتے ہیں یا حضور علیہ السلام کا ذکر محض سرسری طور پر کر دیتے ہیں۔ ہم نے اس زمانہ میں جو کچھ پایا ہے وہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کی بدولت حضورؐ کے ایک کامل متبع حقیقی محب اور سچے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی سے پایا ہے۔ اگر حضورؑ تشریف نہ لائے ہوتے تو ہم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح اس دولت سے محروم ہوتے اسلئے خاکسار کا تو یہ ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ کی قدرت اسلام کی عظمت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور قرآن کریم کی حقانیت جس شان کے ساتھ اس زمانہ میں حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اور حضورؑ کے الفاظ میں جو جذب و اثر اور برکت ہے وہ حضورؑ ہی کا حصہ ہے پس ہمیں ان امور کو بیان کرتے وقت حضورؑ کے ملفوظات اور حضورؑ کی تصنیفات کے حوالجات کثرت سے اپنی تائید میں اپنے مضامین اور تقاریر میں لانے چاہئیں تا ان کی برکت سے ہماری ناچیز باتیں بھی بابرکت ہو جائیں اور دلوں پر اثر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ملفوظات اور تحریرات کے ذریعہ تزکیۂ نفوس اور تطہیرِ قلوب کا جو عظیم کام کیا ہے وہ بھی آپؑ ہی کا حصہ ہے انہی عظیم کارناموں کی وجہ سے گزشتہ نوشتوں میں حضورؑ کا ذکر ہے یہاں تک کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ پر سلام بھیجا ہے۔ پس ہماری باتوں میں وہ جذب و اثر اور نور پیدا نہیں ہو سکتا جو حضور علیہ السلام کے کلماتِ طیبات میں ہے اسلئے ہمیں اپنی ہر تقریر میں ہر تحریر میں اور ہر بات میں بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر لاتے رہنا چاہیئے اور حضورؑ نے ہم پر جو عظیم احسانات فرمائے ہیں ان کا ہر محفل میں بار بار ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔

ہمارے بعض غیر مبائع دوستوں نے یہ سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرنے سے لوگ بدک جاتے ہیں اسلئے انہوں نے حضور علیہ السلام سے سب کچھ لے کر مگر حضورؑ کے نام کے بغیر اسے اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی باتیں بے اثر ثابت ہوئیں اور بے برکت ہو کر رہ گئیں پس ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس غلطی اور اس کے مہلک اثرات سے ہمیشہ بچائے رکھے۔ آمین اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ آل محمد و علےٰ عبدک احمد المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید۔

تقریب نکاح

مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم قریشی محمد اسلم شاہد ابن قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز کا نکاح میرے چچا جان قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کی بیٹی عزیزہ شمس النساء بیگم کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔ خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں جس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں یہ میرے ایک عزیز کا نکاح ہے عزیز اس لئے کہ وہ میرا شاگرد ہے اور شاگرد بیٹے کے برابر ہوتا ہے اور دوسرے اس لئے کہ عزیز واقف زندگی ہے اس زمانے میں جب کہ ہر طرف مادیت کا زور ہے اور دنیا طرح طرح سے انسان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے انسان کا دنیا کو ترک کر کے خدا کی خاطر اپنی تمام زندگی وقف کر دینا درحقیقت ایک بہت بڑی قربانی ہے اور جو شخص بشرط تقویٰ اور صحت نیت اسلام کی خدمت کے لئے اپنی جان وقف کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک بہت عزت و احترام کا مستحق ہے پس احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے خدا کے فضل کا سایہ ان کے گھروں کی چھت ہو اور اس کا رحم ان کے گھروں کی دیواریں۔ اللہ تعالےٰ ان کے گھروں کو اپنی برکتوں سے بھر دے آمین ثم آمین

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور عزیز کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

(خاکسار قریشی محمد احمد ابن قریشی محمد احسن صاحب مرحوم معرفت فلپس الیکٹریکل کمپنی المرکز بندر روڈ۔ کراچی)

۲۔ میری ہمشیرہ ڈاکٹر تسنیم حبان زیدی ایم بی بی ایس بنت مکرم سید مہدی حسن صاحب آف دہلی کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر حمید احمد صاحب کینیڈا ولد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بعوض مبلغ ۸۰۰۰/- ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۶۴ء بعد نماز ظہر میاں رفیع احمد صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ (سید شرافت حسین کراچی)

نوٹ مکرم سید شرافت حسین صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینیجر الفضل)

امانت

محترم ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب نے اپنے دو بچوں کی کامیابی اور ایک بچے کی شادی کی خوشی میں تین خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مزید خوشیوں سے نوازے خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے لئے بھی احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ہر شر سے محفوظ رکھے

(خاکسار عبدالرحمٰن عزیز)

زمین برائے ٹھیکہ

ساٹھ ایکڑ کے قریب زرعی زمین واقع کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ ٹھیکہ یا کسی اور شرط پر لی جاسکتی ہے زمین میں پندرہ ہارس پاور کا ٹیوب ویل بھی موجود ہے خواہش مند احباب بالمشافہ یا بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں:۔ فلائٹ سارجنٹ عبدالمجید کوارٹر ۲/۸ پی ایف سرگودھا یا مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری۔ محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

تصحیح:۔

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء کے الفضل کے صفحہ ۵ پر کریم میڈیکل ہال کے اشتہار میں سہو کتابت سے کریم میڈیکل ہال لاہور لکھا گیا ہے دراصل یوں ہے کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائل پور۔ احباب تصحیح فرمالیں (مینیجر)

درخواست ہائے دعا

میری بڑی لڑکی عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ کافی عرصہ سے درد گھٹنہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار میاں سلطان بخش)

آف کلر کہار حال بیٹری دروڑہ تحصیل و ضلع جہلم)

۲۔ میری والدہ محترمہ بیوہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ دل دکمزوری بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک لطیف احمد سرور بی اے جناح کالونی لائلپور)

۳۔ میرے چچا محترم سید محمد احمد شاہ صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید شفیق بخاری سیالکوٹ)

۴۔ میرے بیٹے عزیزم کریم الدین کی ران کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ نا حال بہت تکلیف میں ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے (منشی محمد الدین ٹھیکیدار بھلوال۔ سرگودھا)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر بزرگانِ جماعت و علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

۲۸ دسمبر کا پہلا اجلاس

مورخہ ۲۸ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے بہترویں جلسہ سالانہ کے آخری روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں شروع ہوا۔ راولپنڈی کے مکرم یمین الیامین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم بشارت احمد صاحب ربوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت مولوی محمد جی صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضور علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے حالات بیان فرمائے اور حضور کی پاکیزہ زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

"عصر حاضر اور احمدی نوجوان" کے موضوع پر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر:

حضرت مولوی محمد جی صاحب کی تقریر کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔ "عصر حاضر اور احمدی نوجوان" آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ عہد حاضر دجالی فتنے کا زمانہ ہے۔ مغربی اقوام اپنے خیالات تہذیب و تمدن میں تمام دنیا پر چھا رہی ہیں خیالات میں مذہب سے دوری اور دہریت کی طرف میلان۔ تہذیب و تمدن میں جنسی اختلاط عریانی اور اخلاق میں بے راہ روی اور بے قیدی ان کا خاصا ہے یہ بلائیں انسانیت کو جڑھوں سے کھوکھلی کر رہی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کا ھر سبز اور پھلدار درخت اب سوکھ کر گرنے ہی والا ہے۔

آپ نے بتایا کہ اس عظیم فتنے کو مٹانے کے لئے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسا علم دیا کہ دجالیت اور مغربیت کے باطل علوم آپ کے آگے نہ ٹھہر سکے اور آپکو ایسی قوت قدسی عطا کی گئی کہ مردہ روحیں زندہ ہونی شروع ہو گئیں چنانچہ جب آپ نے وفات پائی تو غیروں نے بھی آپ کی ان خصوصیات کا اعتراف کیا اس سلسلے میں محترم مرزا صاحب نے متعدد حوالے پڑھکر سنائے اور پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پاکبازوں کی ایک ایسی جماعت بھی عطا فرمائی جس نے آپ کے دئے ہوئے علوم سے استفادہ کیا اور آپ کی اطاعت میں محو ہو کر ایک ایسی دیوار کی طرح بن گئے جس کے اندر الحاد اور دہریت کا مطلقاً کوئی اثر و نفوذ نہ ہو سکے اس پاکباز جماعت کے قیمتی وجودوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حضرت مولانا شیر علی صاحب حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہم کا قدرے تفصیلی ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ان بزرگوں نے احمدیت کے نور کو اپنے اندر جذب کیا اور پھر یہ روحانیت کے آسمان کے ستارے بن کر چمکے پھر آپ نے تاریخ احمدیت کے دوسرے دور کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان صفات اور دینی خدمات کا ذکر کیا اور آخر میں احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اب تیسرا دور شروع ہو گیا ہے۔ جو نوجوانوں سے عظیم الشان قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے ..... ابھی بہت سی ظلمتیں باقی ہیں ابھی مخلوق اپنے خالق کو بھولی ہوئی ہے اور شرک اور مادیت کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے آپ ہی ہیں جو اس دلدل سے مخلوق کو نکال سکتے ہیں آپ ہی مغربی تہذیب تمدن کی جگہ پاکیزہ اخلاق کو قائم کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کو معرفت اور محبت الٰہی کی چاشنی دی گئی ہے جس کی وجہ سے آپ ہی اسلام کا جھنڈا اونچا کر سکتے ہیں"

آخر میں محترم مرزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز کلمات طیبات میں سے چند نہایت اہم اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے اپنی جماعت کو نہایت قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔ ان اقتباسات کے ساتھ ہی آپ نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

زندہ خدا پر ایمان اور اسکے اثرات پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

محترم مرزا صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور آپ نے "زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات" کے موضوع پر اپنی نہایت درجہ اثر انگیز تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے سورہ المجادلہ کی چند آیات کی تلاوت کے بعد سب سے پہلے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ قرآن کریم جس خدا پر ایمان لانے کی ہمیں دعوت دیتا ہے وہ زندہ ازلی ابدی اور حی و قیوم خدا ہے۔ اس کا وجود ایسا نہیں کہ وہ محض ہمارے ذہن اور وہم کا اختراع ہو وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کی ذات ہر قسم کے حدوث اور تغیر و تبدل سے پاک ہے اور وہ جامع ہے تمام کمالات کا اور موصوف ہے تمام صفات حسنہ کا۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات پر نہایت جامع رنگ میں روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ آج یہ فخر صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ نہ صرف علمی طور پر زندہ خدا کو پیش کرتا ہے بلکہ عملی طور پر بھی اس کی زندگی اور قدرت اور جلال و جمال کا ثبوت دیتا ہے۔ اسلام پر بھی کوئی ایسا دن نہیں آیا جبکہ اس میں ایسے خدا نما وجود نہ پائے جاتے ہوں جو اس کی ذات و صفات کے شاہد ہوتے ہیں اور دنیا کو بھی زندہ خدا کی قدرت کا کرشمہ دکھاتے ہیں۔ مختلف مذاہب خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش کرتے ہیں اور اس کی طرف جو صفات منسوب کرتے ہیں آپ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام کے سوا کوئی اور مذہب ایسا نہیں جو خدا تعالیٰ کا علمی اور عملی طور پر زندہ ہونا ثابت کر سکے۔ آپ نے زندہ خدا پر زندہ یقین کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ زندہ خدا پر ایمان ہی تھا جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی نسل کی نجات کا سامان کیا اور پھر سب سے بڑھکر زندہ خدا کی تجلیات دکھانے والے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کی قدرتوں پر کامل ایمان اور اس کی توحید کے لئے غیرت اور اس کی محبت میں مٹ جانے کا جذبہ سب سے بڑھکر ظاہر فرمایا۔ آپنے قرآن مجید کی روشنی میں قدرے تفصیلی طور پر بتایا کہ احیاء موتیٰ کا جو نظارہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دکھایا وہ زندہ خدا پر زندہ ایمان کا ایک ایسا معجزہ ہے جس سے عقل دنگ رہ جاتی ہے صدیوں کے مُردے زندہ ہو گئے نہ صرف خود زندہ ہوئے بلکہ ان کے اندر بھی قوت احیاء پیدا ہو گئی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی جبکہ دنیا کی محبت نے ایمان کے درخت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا تھا اسلام کے زندہ خدا نے پھر اپنی تجلی دکھائی ہے اور اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے تا دنیا ایک بار پھر اپنے حی و قیوم خدا کا چہرہ دیکھے اور اس پر ایمان لائے ایسا ایمان جو محض رسمی نہ ہو بلکہ اسکے ذریعے نئی زندگی۔ دائمی راحت اور نجات حاصل ہوتی ہو۔ چنانچہ حضور نے مبعوث ہو کر اعلان فرمایا کہ:۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردہ ان کے خدا مردہ اور خود وہ تمام پیرو مردہ ہیں ..... آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی نہایت اثر انگیز تقریر کے آخر میں قرآن پاک کی روشنی میں ایمان کے اثرات اور اسکی برکات کو بڑی عمدگی کے ساتھ واضح کیا اور آخر میں بتایا کہ وہ دن قریب ہے جبکہ اسلام کو جس طرح روحانی میدان میں فتح ہوئی ہے اسی طرح ظاہری طور پر بھی فتح ہو گی اور دنیا میں ایک ہی خدا ہو گا اور ایک ہی کتاب۔ اور ایک ہی رسولؐ مگر اسلام کی فتح کا یہ دن دیکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم خدا کی راہ میں ایسی اور صدق اور وفا اور استقامت کا وہ نمونہ دکھائیں جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دے

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر محبت الٰہی عشق رسولؐ اور سوز و گداز سے معمور ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی اہم ترین تقریروں میں سے ایک تھی سامعین نے اول سے آخر تک ہمہ تن گوش ہو کر ایک خاص کیفیت کے ساتھ گہری توجہ اور پورے انہماک کے ساتھ اس تقریر کو سنا۔

(باقی صفحہ پر)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایا جات

ماہ اکتوبر تا دسمبر ۶۳ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطایا جات و صدقات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالے قبول فرمادے۔ اللہ تعالے ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے خاص فضل سے نوازے آمین اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(مرزا انور احمد افسر لنگر خانہ دو حضرت مسیح موعود)

عطایا جات

نام	مد	رقم
مکرم مسعود احمد صاحب ملکھی رام سٹریٹ لاہور	عطیہ	۵
محترمہ امتہ الحی صاحبہ ۹۳ ۔ دھرم سالہ روڈ لاہور	عطیہ برائے تحائف لنگر خانہ	۱۵۰
چوہدری شریف احمد صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ	″	۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ	″	۱
مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب کراچی	″	۵
مکرم مرزا عبد الرحمان صاحب محاسب کراچی	″	۵
مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد دین صاحب ربوہ	عطیہ تحائف	۵۰
مکرم فضل حسین صاحب نمبردار دھچی روڈ جھنگ صدر	عطیہ	۵
مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور ۔ گوجرانوالہ	″	۱۰
مکرم بھائی محمود احمد صاحب ورود میڈیکل سروس سرگودھا	عطیہ برائے لوٹے	۲
مکرم نور احمد صاحب چک ۲۷۸ ٹیرکا ۔ ضلع لائلپور	عطیہ	۵
منجانب زینب بی بی صاحبہ	″	۵
″ الیاس محمد صاحب	″	۲

صدقات

نام	مد	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری شریف احمد صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ	صدقہ	۲
مکرم منشی اقبال حسین صاحب معرفت ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب بھلوال	″	۵
مکرم خانصاحب صفدر علی خاں صاحب کراچی	صدقہ بکرے	۵۰
مکرم الحاج نوابزادہ محمد امین صاحب منڈی شہر	صدقہ	۵
محترمہ مہر نگار صاحبہ بذریعہ منیجر صاحب الفضل ربوہ	″	۵
محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	″	۱
عبد الحمید صاحب آف لندن ولد ماسٹر غفور اد صاحب ربوہ	″	۱۵
محمد سلیمان صاحب ربوہ	″	۲
محترمہ سیدہ ممتاز حبیب صاحبہ صادق بلاک سکول بہاولپور	″	۵۰
مکرم مولوی عبد العزیز صاحب بھامبڑی ۔ ربوہ	″	۱۰
محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ لائلپور بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۲۵
مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ لاہور	صدقہ بکرا	۳۰
مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب کراچی	صدقہ	۵
محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خاں صاحب	گوشت صدقہ	۵
مکرم شیخ بشیر احمد ابن شیخ محمد الدین صاحب مختار عام ربوہ	صدقہ بکرا	۲۵
مکرم فلائٹ لیفٹیننٹ ملک رسالپور چھاؤنی	صدقہ	۲۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ذکریا اسمٰعیل صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	″	۵
مکرم مرزا صالح علی صاحب کراچی	″	۲۰
مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی	صدقہ بکرے	۶۵
مکرم سید ذو الفقار علی صاحب کارکن پرنس ٹرانسپورٹ	صدقہ	۳
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	صدقہ بکرا	۳۵
مکرم کیپٹن سلام احمد صاحب معرفت ڈاکٹر بی آر احمد صاحب الفضل کراچی	صدقہ گوشت	۲۰
مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور	صدقہ	۲/۳۷ ۔ ۱۴
مکرم بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودھا شہر	صدقہ بکرا	۲۵
مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب دار الرحمت ربوہ	صدقہ	۵
مکرم حاجی اصغر علی صاحب گنگا پور ضلع لائل پور	″	۲
مکرم سلطان محمود احمد صاحب ایوان تجارت لائل پور	″	۵۰

(باقی)

جماعت اسلامی پر پابندی

سرکاری پریس نوٹ کا متن

لاہور ۔ ۷ جنوری ۔ جماعت اسلامی پر پابندی کے بارے میں جاری کئے گئے سرکاری پریس نوٹ کا متن حسب ذیل ہے۔

فوجداری ترمیمی ایکٹ کے تحت آج ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت اسلامی کو ایک غیر قانونی تنظیم قرار دیا گیا ہے جماعت کے اور اس کے ارکان کے خلاف دوسری کارروائی کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت عوام کی اطلاع کے لئے اپنی پوزیشن کرنا چاہتی ہے۔

جماعت اسلامی بنیادی طور پر ایک مذہبی تنظیم کی حیثیت سے ۱۹۴۲ء میں قائم کی گئی۔ تاہم جلد ہی اس نے سیاسی سرگرمیاں شروع کر دیں اور پاکستان کے تصور کی جو اس وقت بڑی تیزی سے ہندوستان کے مسلمانوں میں مقبول ہو رہا تھا کھلم کھلا مخالفت کی۔ جماعت کے بانی اور راہنما مولانا مودودی نے اپنی کتاب ماضی قریب کا جائزہ میں لکھا کہ مسلم لیگ پاکستان کے لئے جدوجہد میں قوم کو سیاسی اخلاقی اور مادی تباہی کی طرف لے گئی ہے۔ پاکستان سے جماعت خاص طور پر اس کے راہنما مولانا مودودی کا عناد آج تک برقرار ہے اور حکومت اور مملکت کے خلاف ہیجان پیدا کرنے اور گڑبڑ پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جاتا۔

قیام پاکستان کے کچھ ہی عرصہ بعد مولانا مودودی نے ملک کا وسیع دورہ کیا اور مختلف جگہوں پر جلسوں سے خطاب کیا جن میں قوم کی قیادت کو غیر اسلامی اور شیطانی قرار دیا اس کے ساتھ ساتھ جماعت نے سرکاری انتظامیہ میں گروہ پیدا کرنے کی سرگرم کوششیں کیں اور جماعت کے کارکن مختلف سرکاری اور مزدوروں اور طلبہ کی تنظیموں میں داخل ہو گئے۔ ان کا ظاہری مقصد دین کے مطالعہ کو فروغ دینا تھا لیکن دراصل وہ سرکاری ملازموں کی وفاداری کو ختم کرنا اور حکومت کے خلاف گڑبڑ پھیلانا چاہتے تھے۔ تاکہ اقتدار پر قبضہ کر کے ایک فاشسٹ حکومت قائم کی جائے مولانا مودودی نے یہاں تک کہا کہ کوئی مسلمان سرکاری ملازم اپنے دین کو مشکوک بنائے بغیر حکومت سے وفاداری کا حلف نہیں اٹھا سکتا کیونکہ حکومت غیر اسلامی ہے۔

ملک میں گڑبڑ کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی نے اس جنگ کی بھی مخالفت کی جو اس وقت کشمیر میں لڑی جا رہی تھی۔ اس کے امیر مولانا مودودی نے فتوے دیا کہ یہ جنگ صحیح معنوں میں جہاد نہیں ہے۔ مولانا مودودی کے نظریہ کی جماعت کے موجودہ جنرل سیکرٹری مسٹر طفیل محمد نے تصدیق کی اور دعوے کیا کہ جب تک شریعت کو پاکستان کے دستور میں شامل نہیں کیا جاتا کوئی جنگ بھی جہاد کی حیثیت سے نہیں لڑی جا سکتی۔

حکومت کے خلاف نفرت اور غداری کی ترغیب دینے پر مولانا مودودی کو ۱۹۴۸ء کے آخر میں گرفتار کیا گیا تھا اور وہ مئی ۱۹۵۰ء تک قید رہے۔

مولانا مودودی کی رہائی کے تھوڑے عرصہ بعد جماعت اسلامی نے پنجاب صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے لئے مہم چلائی لیکن اس کی پاکستان دشمن پالیسی کی بنا پر اسے صرف ایک نشست حاصل ہو سکتی۔

جماعت اسلامی کے مطابق وہ حکومت جو جماعت کے نظریے پر مبنی نہیں ہے اور مثال کے طور پر قومی نظریے کی بنیاد پر ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک اس کا قیام کفر ہے اور وہ تمام اشخاص جو خواہ اس میں ناظم ہیں۔ یا اس سے دوسری طرف وابستہ ہیں یا برضا و رغبت اس نظام کے حامی ہیں گناہگار ہیں۔ اسی لئے جماعت نے اعلانیہ مسلم لیگ کے نظریہ پاکستان کی مخالفت کی اور پاکستان کے قیام کے بعد اسے ناپاکستان کا نام دیا۔

جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کی گہری پڑتال ۱۹۵۴ء میں تحقیقاتی عدالت نے کی جو مسٹر جسٹس محمد منیر جو بعد میں پاکستان کے چیف جسٹس بنے۔ اور مسٹر ایم آر کیانی مرحوم پر مشتمل تھی۔ تحقیقاتی عدالت کی مطبوعہ رپورٹ کے حسب ذیل اقتباسات سے جماعت اسلامی کے نظریات اور سرگرمیوں پر بہت سی روشنی پڑتی ہے۔

"جماعت اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے، جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ایک دینی سیاسی "نظام" قائم کیا جائے جس کو جماعت "اسلام" کہتی ہے اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پروپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے بلکہ آئینی ذرائع سے اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی حامی ہے جو حکومت جماعت کے تصور پر مبنی نہ ہو مثلاً جہاں اس کی بنیاد قومیت پر ہو مولانا امین احسن اصلاحی کے نزدیک "شیطانی حکومت" اور خود مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک "کفر" ہے اور تمام لوگ جو ایسی حکومت میں ملازمت یا کسی دوسری حیثیت سے حصہ لیتے ہیں یا رضامندی سے اس نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں لہٰذا جماعت مسلم لیگ کے تصور پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی اور جب سے پاکستان قائم ہوا ہے جس کو "ناپاکستان" کہہ کر یاد کیا جاتا ہے یہ جماعت موجودہ نظام حکومت اور اس کے چلانے والوں کی مخالفت کر رہی ہے ہمارے سامنے جماعت کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جس میں مطالبہ پاکستان کی حمایت کا بعید سا اشارہ بھی موجود ہو اس کے برعکس یہ تحریریں جن میں کئی ممکن مفروضے بھی شامل ہیں تمام کی تمام اس شکل کی مخالف ہیں جس میں پاکستان وجود میں آیا اور جس میں اب تک موجود ہے ایک فوجی عدالت میں اس جماعت کے بانی نے یہ بیان کیا کہ مسلح بغاوت کے سوا جماعت کا عقیدہ اور مقصد یہ ہے کہ موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر جماعت اسلامی کے تصور کے مطابق حکومت قائم کی جائے جماعت کے رئیس کو امیر کہتے ہیں اور اگرچہ اس کی رکنیت محدود ہے جس میں آج کل صرف ۹۹۹ ممبر شامل ہیں لیکن جماعت کی نشر و اشاعت کی مشینری خاصی وسیع ہے۔"

جماعت کے نظریے کے مطابق آئینی یا غیر آئینی ذرائع سے حکومت حاصل کرنے کے لئے جماعت سرکاری دفتروں اور مزدوروں کی تنظیموں میں داخل ہو رہی ہے بہرحال دیر کے بعد جماعت طلبہ کی برادری کے ذریعے صوبے میں اپنی سرگرمیوں کو منظم کرنے کی کوشش کر رہی ہے یہ کام بہت چالاکی کے ساتھ جمعیت الطلبہ کے نام سے ظاہری طور پر طلبہ کی ایک تنظیم کے قیام سے کیا گیا ہے اس مؤخرالذکر تنظیم کو بھی جماعت اسلامی کے نظام پر قائم کیا گیا ہے اور اس پر جماعت اسلامی کا براہ راست کنٹرول ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ جماعت اسلامی اور جمعیت الطلبہ کے دو قسم کے ممبر ہیں ایک قسم ممبروں کی وہ ہے جو تنظیم میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کے اجلاسوں میں شریک ہو سکتے ہیں اور وہ جماعت اسلامی کے معاملات میں "متفقین" اور جمعیۃ الطلبہ کے معاملات میں "رفیق" کہلاتے ہیں۔ دوسری قسم کے ارکان اعلیٰ طرز کے ہیں جو دونوں تنظیموں میں نمایاں طور سے رکن کہلاتے ہیں اس کے علاوہ دونوں تنظیموں کے مابین براہ راست اہم روابط ہیں جمعیۃ الطلبہ کا نام لاہور جماعت کے موجودہ امیر اور مدیر ہفت روزہ ایشیا ملک نصر اللہ خان عزیز کا عطا کردہ ہے جیسا کہ ایک چٹھی میں جو انہیں مسٹر اسماعیل مراد ادارہ مطبوعات طلبہ کراچی نے لکھی تھی تسلیم کیا گیا ہے خط کے نویسندہ نے ملک نصر اللہ خان عزیز کو اس حقیقت کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہ آپ ہی نے تنظیم کا نام جمعیۃ الطلبہ تجویز کیا تھا درخواست کی ہے کہ جماعت کے پمفلٹ کی طباعت کا انتظام کریں اور خاص طور سے اس بات پر زور دیا کہ اس پمفلٹ کی اشاعت کا اعلان جماعت اسلامی کی خبروں کے حصے کے طور پر نہ ہونا چاہیئے۔

آپ اس احتیاط کی معقولیت سے بخوبی آگاہ ہیں جمعیۃ الطلبہ کے جماعت اسلامی کا شعبۂ طلبہ ہونے کا ثبوت انتخابی منشور اور میاں طفیل محمد موجودہ جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی کی حمایت میں جماعت اسلامی اور جمعیۃ الطلبہ کی اپیلوں سے ملتا ہے جو پرانی پنجاب اسمبلی کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے حلقے سے ۱۹۵۱ء کے انتخابات میں امیدوار تھے جماعت اسلامی اور جمعیۃ الطلبہ کی اپیلیں یکجا طور پر تقسیم کی گئیں تھیں

۱۹۵۸ء میں بھی جماعت اسلامی اور جمعیۃ الطلبہ میں ایسا ہی تعاون دیکھا گیا جب کہ جماعت اسلامی نے ۱۹۵۹ء میں انتخابات کی توقع میں سرمایہ جمع کرنے کی مہم چلائی تھی اس مہم کے دوران میں جماعت اسلامی نے جمعیۃ الطلبہ کو مطبوعہ رسید بکیں جاری کیں۔ ہر رسید کی پشت پر مطبوعہ یہ درخواست کی گئی تھی کہ آئندہ انتخابات میں جماعت اسلامی کو ووٹ دے جماعت اسلامی اور جمعیۃ الطلبہ کے مابین مفاد اور کردار کے براہ راست تعلق کا ایک اور ثبوت بھی ہے جو ممتاز جمعیۃ الطلبہ کے بیان سے ملتا ہے جو انہوں نے جماعت کے اجلاس منعقدہ دسمبر ۱۹۵۸ء میں دیا جس میں کہا کہ جو طلبہ جماعت اسلامی کے نظریے اور طریق کار کے مخالف ہیں وہ درحقیقت جمعیۃ الطلبہ کے نظریے اور طریق کار کے مخالف ہیں۔

اسلامی جماعت الطلبہ کی سرگرمیاں پاکستان کے دونوں صوبوں تک وسیع ہیں جمعیت کے تین شعبے ہیں جو یہ ہیں (۱) مشرقی پاکستان (۲) جنوب مغربی پاکستان جس میں کراچی سندھ اور بلوچستان شامل ہیں (۳) شمال مغربی پاکستان جس میں رحیم یار خاں اور پشاور کے مابین کا علاقہ شامل ہے اس تنظیم کی شاخیں پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں جن کی تعداد اس وقت تخمیناً ۸۰ ہے یہ حقیقت کہ جمعیت الطلبہ جماعت اسلامی کا محاذ طلبہ ہے اس گڑبڑ سے بھی ثابت ہوتی ہے جو فروری ۶۳ء میں مسٹر زیڈ اے بھٹو کے پنجاب یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کے دوران میں پیدا ہوئی یہ گڑبڑ جماعت اسلامی کی انگیخت پر ہوئی جس نے اپنی تنظیم کے محاذ طلبہ کو ہدایت کی کہ مرکزی وزیر کی تقریر نہ سنیں اور جلسے میں گڑبڑ پیدا کریں۔

مختصر یہ کہ جمعیت الطلبہ جماعت اسلامی اور خصوصاً اس کے لیڈر سے نہ صرف ہدایات اور مالی امداد حاصل کرتی بلکہ وہ جماعت اسلامی سے تخریبی سرگرمیاں جاری کرنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ ہدایات لیتی ہے اور جب کبھی اس قسم کی سرگرمیاں جاری کی جاتی ہیں تو جماعت اسلامی کا محاذِ طلباء جماعت کے امیر مولانا مودودی سے ہمیشہ مشاورت کرتا ہے ۱۹۶۱-۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی کے انتخابات میں جماعت اسلامی نے مسٹر عثمان غنی کی جنہیں جمعیت الطلبہ نے یونین کی صدارت کے لئے نامزد کیا تھا علانیہ حمایت کی اور ان کے لئے کنویسنگ کی اور مولانا مودودی نے بذات خود عثمان غنی کی انتخابی مہم میں تین سو روپیہ چندہ دیا اور جماعت اسلامی نے میڈیکل کالج اور کالج افزائش نسل حیوانات اور گورنمنٹ کالج کے طلبہ کی رکنیت پر ۴۲ روپے خرچ کئے اور مسٹر عثمان غنی کے الیکشن میں آٹھ سو سے نو سو روپے تک خرچ کئے۔ جب مسٹر عثمان غنی کی کامیابی کی خبر مولانا مودودی کو پہنچی گئی تو انہوں نے کہا اسلامی دنیا میں دو بڑے واقعات رونما ہوئے ہیں ایک ترکی کی بغاوت اور دوسرا عثمان غنی کی کامیابی"

مندرجہ بالا حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی نے طلبہ میں اپنی براہ راست سیاسی ترجمانی کے لئے جمعیت الطلبہ کی تشکیل کی ہے اور یہ کہ دونوں جماعتیں قریبی تعاون سے کام کر رہی ہیں اور علی الاعلان مشترکہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہیں اس امر کی ٹھوس شہادت موجود ہے کہ لاہور اور دوسرے مقامات پر طلبہ کی گڑبڑ جماعت اسلامی کے پیروؤں کی اولانیہ اشتعال انگیزی کا نتیجہ تھی

مختصر یہ کہ جماعت اسلامی اور اس کے لیڈر اندرونی طور سے اور بعض اوقات کھلم کھلا اپنی تقریروں کے ذریعے ملک اور حکومت سے لوگوں کی وفاداری کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں کوئی حکومت اس قسم کی معاندانہ سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتی اور نہ کسی پارٹی کو ملک میں قانون و ضبط سے تجاوز کی اجازت دے سکتی ہے

جماعت کی یہ تمام سرگرمیاں جماعت کے دائرہ مقصد کے تحت ہیں جو پر امن یا طاقت کے ذریعے سیاسی اقتدار حاصل کرنا ہے اسی مقصد کے حصول کے لئے جماعت کے لیڈروں کی تقریریں۔ تحریریں اور اقدامات جاری ہیں جماعت اسلامی نے پاکستان میں قائم شدہ حکومت کے خلاف نفرت اور عناد پھیلانے کی کوشش میں پاکستان کی شجاع مسلح افواج کو بھی نہیں چھوڑا اور جماعت کے جنرل سیکرٹری مسٹر طفیل محمد نے ۲۰ ستمبر ۶۳ء کو میانوالی میں تقریر کرتے ہوئے حکومت پر مسلح فوج کو رشوت دینے اور مسلح افواج پر رشوت قبول کرنے کا الزام عاید کیا۔

جماعت اسلامی صرف اندرونی بدنظمی اور انتشار ہی پیدا نہیں کر رہی بلکہ وہ خارجہ تعلقات کے میدان میں بھی حکومت کو مشکلات میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہی ہے ترجمان القرآن کے اکتوبر کے شمارے میں جسے مولانا مودودی ماہوار شائع کرتے ہیں ایران اور اس کے شاہی خاندان پر ایک غیر ضروری اور ناپاک حملہ کیا گیا ہے اس حملہ کا ظاہرہ مقصد پاکستان اور ایران کے مابین جو ہمارا علاقائی اتحاد ہے دوستانہ تعلقات خراب کرنا ہے جو جماعت اسلامی کا ایک اور غیر پسندیدہ اور غیر معقول پہلو یہ ہے کہ وہ نہ صرف غیر ملکی ذرائع سے ہدایات حاصل کرتی ہے بلکہ حکومت کے پاس اس کا ٹھوس ثبوت موجود ہے کہ وہ بعض غیر ملکی ذرائع سے جو پاکستان کے دشمن ہیں وسیع مالی امداد حاصل کر رہی ہے اس بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہیں اور مناسب وقت پر مناسب کارروائی کی جائیگی۔ ان حالات میں حکومت قانون و ضبط اور ملک کی سالمیت برقرار رکھنے کے ابتدائی فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتی اگر وہ ایسی سرگرمیوں کو قائم رکھنے یا جماعت کو جاری رکھنے کی اجازت دیتی ہے اس لئے حکومت مجبور ہو گئی ہے کہ ملک کے خلاف جماعت کی تخریبی سرگرمیاں روکنے کیلئے جماعت اسلامی پر پابندی عاید کرنے کی خاطر قانونی کارروائی کرے

(امروز ۷ جنوری ۱۹۶۴ء)

حکومت جماعت اسلامی پر پابندی لگانے میں حق بجانب ہے

مولانا مودودی اور ان کے رفقاء کی گرفتاری پر ردِ عمل

لاہور۔ ۸ جنوری۔ مسٹر دریا خان کھوسو رکن قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے گرفتار شدہ ارکان کے رشتہ داروں کے سوا کوئی بھی حکومت کے قدم کو سخت یا بے وقت قرار نہیں دے گا۔

ایک بیان میں انھوں نے کہا "کہ جماعت اسلامی کے پاکستان دشمن ہونے کا اس سے بڑا ثبوت بھی ہو سکتا ہے کہ آج تک اس کے کسی رکن نے حتیٰ کہ مولانا مودودی نے بھی بانیٔ پاکستان کی تعریف میں ایک لفظ نہیں کہا۔" انھوں نے مطالبہ کیا کہ ملک کے اندر اور باہر جماعت کے نام سے جمع شدہ رقموں کی تفصیل شائع کی جائے۔

پیر عبدالرحمٰن مجددی ایم پی اے سندھ نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی دینی امور کے بارے میں شکوک پیدا کرتی تھی اور گندی سیاست کی علمبردار تھی۔

مولانا ابوالبرکات قادری نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی سیاسی مقاصد کے لئے دین کو استعمال کرتی تھی وہ متنازعہ فیہ امور کے بارے میں جذبات بھڑکاتی اور طلبہ کو ہنگاموں پر اکساتی تھی۔

خیر پور ڈویژن مسلم لیگ کے سربراہ سابق وزیر ریاست خیر پور شیخ بہاؤالدین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوئی حکومت جماعت اسلامی کی خلاف ملکی سرگرمیاں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

خیر پور کے ایک اور مسلم لیگی لیڈر مسٹر شاہین گرامی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی موجودہ نازک دور میں حکومت کی مخالفت کر کے قومی مفاد کو نقصان پہنچا رہی تھی۔

راولپنڈی میں سردی کی لہر

راولپنڈی ۸ جنوری۔ راولپنڈی اور عبوری دارالحکومت کے نواحی علاقے پچھلے تین روز سے سخت سردی کی گرفت میں ہیں اور شہر پر بادل چھائے ہوئے ہیں مری میں چھ انچ برف گری ہے اور مری اور پنڈی کے درمیان آمد و رفت بند ہو گئی ہے راولپنڈی سے روانہ ہونے والی بسیں سنی بنک تک جاتی ہیں جو آخری سٹیشن سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ راولپنڈی میں پیر کے روز سے بوندا باندی ہو رہی ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵۲ ڈگری رہا۔ مسلسل بارشوں کے باعث زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے کل بھی صدر کے علاقہ میں دکانیں دیر تک نہ کھل سکیں آمد و رفت مشکل ہو گئی ہے جلانے کی لکڑی اور کوئلے کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور تعمیراتی کام رک گیا ہے۔

عرب ملکوں کی کانفرنس میں پاکستان کو شرکت کی دعوت

صیہونیت کے سدِّ باب کے لئے پروگرام تیار کیا جائے گا۔

کراچی ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو ایشیا اور افریقہ کے عرب اور اسلامی ملکوں کی کانفرنس جو ۱۲ جنوری سے دمشق میں شروع ہو رہی ہے حکومت شام نے طلب کی ہے اور اس میں صیہونیت کے سدِّ باب کے لئے ایک ٹھوس پروگرام تیار کیا جائے گا دریں اثنا یہ پتہ چلا ہے کہ پچھلے دنوں نئی دہلی میں عرب ممالک کے سفارتی نمائندوں نے اسرائیل سے ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں مسٹر نہرو سے ملاقاتیں کی تھیں۔

ہندوستان کا ایک اور فوجی طیارہ تباہ

بمبئی ۸ جنوری کل بمبئی کے قریب بحریہ کا ایک طیارہ صنعتی علاقہ میں گر کر تباہ ہو گیا لیکن طیارہ کے زمین پر آنے سے پہلے ہی اس کا ہوا باز چھاتہ کے ذریعے طیارہ سے باہر نکل آیا اور بخیریت ایک فیکٹری کی چھت پر اتر گیا کہا جاتا ہے کہ طیارہ پرواز کے دوران زبردست دھماکہ ہوا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی چکنا چور ہو گیا۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

نئی دہلی ۸ جنوری۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے بھائی عبدالرشید کے ڈرائیور نے پولیس کے سامنے بیان دیا ہے کہ حضرت بل درگاہ سے رسول کریمؐ کے بال مبارک کی چوری کے سب سے بڑے مجرم بخشی عبدالرشید ہیں ڈرائیور نے بتایا کہ بخشی عبدالرشید جو درگاہ کی انتظامیہ کے رکن ہیں موقع پا کر بال مبارک کو چرا لائے اس وقت کوئی پہریدار موجود نہ تھا۔

سری نگر میں مسلمانوں کی مجلس عاملہ نے اعلان کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی گمشدگی کے خلاف احتجاجی ہڑتال اور مظاہرے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک مسلمانوں کے معتبر نمائندے علیحدہ طور پر ملنے والے بال کے موئے مبارک ہونے کی تصدیق نہیں کرتے۔

مجلس عمل کا اعلان مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے اعلان کے بعد کیا گیا ہے جس میں عوام کو ہڑتال اور مظاہرے ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے سرکاری اعلان میں کہا گیا تھا کہ بال مبارک مل چکا ہے اور اب مظاہروں اور ہڑتال کا کوئی جواز نہیں حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی دھمکی دی گئی ہے حکومت کے اس انتباہ کے باوجود بھی کل جلوس نکالے گئے اور کاروبار بند رہا۔

سری نگر میں مبینہ طور پر بازیافتہ موئے مبارک کی اصلیت کے بارے میں سخت شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے پرسوں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں معتبر افراد سے شناخت کا مطالبہ کیا گیا کچھ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ شیخ عبداللہ کو شناخت کرنے والی کمیٹی میں شامل کیا جائے

ڈاکٹر ریاض علی شاہ کا انتقال ہو گیا

لاہور ۸ جنوری تپ دق کے مشہور ماہر ڈاکٹر ریاض علی شاہ کل تیسرے پہر حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

گزشتہ اتوار کے روز انہیں دل کا ہلکا سا دورہ پڑا تھا اس کے بعد ان کی حالت بہتر ہو گئی تھی لیکن کل صبح انہیں پھر دل کا دورہ پڑا اور ان کی حالت بگڑنی شروع ہو گئی۔ بالآخر تین بجے بعد دوپہر انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

ڈاکٹر ریاض علی شاہ تپ دق کے بلند پایہ ماہر تھے انہوں نے انجمن انسداد تپ دق کی بنیاد رکھی اور اس کے بانی صدر بنے۔ بعد میں ان کی کوششوں سے انجمن انسداد تپ دق کی شاخیں مشرقی اور مغربی پاکستان کے کئی شہروں میں قائم کی گئیں۔ ان شاخوں کے زیر اہتمام تپ دق کے شفاخانے قائم کئے گئے جو ملک بھر میں ہزاروں افراد کو تپ دق سے بچانے کے سلسلہ میں مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد (بقیہ صفحہ ۵)

صاحب صدر کا خطاب

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد اس اجلاس کے صدر محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت کے سانحہ کا ذکر کرتے ہوئے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کل ایک شیریں مقال ہم میں موجود تھا آج جس سے ہم محروم ہیں۔ ہماری آنکھیں اسے دیکھنے کو ترستی ہیں مگر نہیں دیکھ سکتیں اور کان اس کی شیریں آواز کو سننا چاہتے ہیں مگر نہیں سن سکتے لیکن ہم اللہ تعالےٰ کی مشیت پر راضی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک اور پیارے وجود حضرت مولانا راجیکی صاحب بھی انتقال فرما گئے ہیں جو زندہ خدا کی زندہ شہادت تھے ان بزرگوں کی وفات ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو خدا نما وجود بنانے کی کوشش کرے اگر ہم خدا نما وجود نہیں بنتے تو میں سچ کہتا ہوں کہ ہم نے احمدیت کی نعمت کو نہیں پہچانا۔

محترم شیخ صاحب نے سلسلہ کی بعض اہم اور ضروری کتب خریدنے کی تحریک کرتے ہوئے مندرجہ ذیل کتب کا ذکر فرمایا:۔

تفسیر القرآن انگریزی (مکمل)، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (چھ جلدیں) فضائل القرآن (تقاریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) فصل الخطاب (رد عیسائیت میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف) حیات نور و تاریخ احمدیت جلد چہارم (سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ) کلام بشیر (منظوم کلام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) ہمارا آقا (بچوں کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات مصنفہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی) اور درثمین عکسی (مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

آپ نے مندرجہ بالا کتب کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا اور فرمایا کہ قلوب میں قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین کی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان کتب کو بکثرت خریدنا پڑھنا اور پڑھوانا نہایت ضروری ہے مجھے امید ہے کہ دوست ان کی کثرت کے ساتھ اشاعت کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ آخر میں آپ نے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں سے دعا کی درخواست فرمائی۔

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد اس اجلاس کا اہم ترین حصہ شروع ہوا یعنی ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی روح پرور تقریر در مکنون کا ایک حصہ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بصیرت افروز تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کا ایک حصہ سنایا گیا۔ جب ان دونوں بزرگوں کی آوازیں اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ سنائی دیں تو رقت اور سوز و گداز کی ایک ایسی عالت طاری ہو گئی جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور قلوب درد و اخلاص کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھے۔

ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے یہ ایمان افروز تقاریر سننے کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہو گیا۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۸ جنوری۔ گزشتہ تین چار روز سے یہاں ہلکی بارش کا سلسلہ برابر جاری ہے آج صبح بھی مطلع ابر آلود ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴